بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ۔ ما بعد للعہ

جلد (۶) — نمبر (۶)

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

گر چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | اڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

قیمت فی پرچہ ۲ ار | قیمت برائے افریقہ للعہ | گورنمنٹ عنہ ۲ | طلبا و غیر مذاہب ۱۲ ار | قیمت انعام ۔ لوکل خریداروں سے

Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زناء اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسُول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجایز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عُسر اور یُسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقدہ اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بوَد
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکاری کند از اشقیا ماست

یک قدم دوری ازان عالی جناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

اوقاتِ نماز

نمازوں کے اوقات مختلف شہروں میں مختلف ہو جاتے ہیں ۔ اس واسطے ان کا اخبار میں درج کرنا مفید ثابت نہیں ہوا ۔ ان نمازوں کے اوقات نکالنے کے واسطے عام قاعدہ اخبار کے صفحہ اول پر لکھا جاتا ہے ہر جگہ کے مسلمانوں کو چاہئے ۔ کہ اپنے اپنے شہر کے اوقات خود ایک دفعہ محنت کر کے اس کے مطابق دریافت کریں اور پھر اس پر ہمیشہ عمل کرتے رہیں ۔ کسی شہر کا صحیح وقت اس شہر میں دھوپ گھڑی کے ذریعہ سے درست معلوم ہو سکتا ہے

نماز ظہر ۔ اول وقت ۱۲ بجے سے شروع ہوتا ہے نماز عصر ۔ دھوپ گھڑی میں ۱۲ بجے جتنا سایہ کسی چیز کا ہو جب اُس پر خود اس کی لمبائی کے برابر سایہ بڑھ جاوے تو وقت ابتدائے عصر ہے دھوپ کے بالکل زرد ہونے تک یہ بھی یاد رہے کہ گھڑیاں ریلوے ٹائم پر رکھی جاتی ہیں اور وہ وقت مقامی نہیں ہوتا ۔ نماز مغرب ۔ سورج کے غروب ہونے کے بعد ۔ نماز عشاء ۔ ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ بعد ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں ۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنبٍ و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

جلد (۶) ۲۳- ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷- فروری ۱۹۰۷ء نمبر (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

پوپ کی اُمید۔ پوپ صاحب ایک جوشیلی تحریر مین رقمطراز ہے۔ کہ ہر طرف سے عیسائیت کا جہاز سمندر کی موجون۔ اور طوفان کی سختیون سے تھپیڑے کھا کر نہایت خوفناک حالت مین ہو رہا ہے۔ لیکن وقت آئیگا۔ کہ یسوع مسیح نمودار ہوگا۔ اور سمندر کی ہوا پر حکمرانی کرتا ہوا اس کو بٹھا دیگا۔

پوپ صاحب کی تحریر بہت دردمند الفاظ مین ہے لیکن افسوس ہے کہ ان کی امید بر آتی ہوئی نظر نہین آتی۔ اور عیسائیت کا جہاز آج ڈوبا یا کل۔ یسوع مسیح اگر زندہ بھی ہوتے۔ تو اون کا مسکن وادی کشمیر مین سمندر سے اتنا دور ہے۔ کہ وہان تک موجون کی آواز نہین پہونچ سکتی اور اب تو وہ اپنی قبر مین ایسے آرام سے پڑے ہین کہ ایک نہین ہزار پوپ بھی قیامت تک چلاتا رہے۔ تو وہ اون کو کوئی جواب نہین دے سکتے۔ بھلا پوپ صاحب یہہ تو فرما دین کہ ۱۹۰۰ سال سے آج تک کبھی یسوع نے آپ کو کسی امر کا کبھی جواب دیا ہے۔ جو آئندہ دین گے۔

یسوع کے برخلاف پادریون کی کثرت رائے

ولایت کا اخبار رینل نیوز پیپر لکھتا ہے۔ کہ یسوع کا حکم یہ تھا کہ تم اپنا خزانہ زمین پر جمع مت کرو۔ جہان کیڑا مٹی کھا جاتی ہے۔ اور چور چوری کرتا ہے۔ بلکہ تم اپنا خزانہ آسمان پر بناؤ۔ عام عیسائیون نے تو اس پر عمل کرنا ہی کیا تھا کیا پادری صاحبان نے بھی اپنی عملی حالت سے کثرت رائے کے ساتھہ بلکہ متفق ہوکر یسوع کے اس حکم کو منسوخ یا نا قابل عمل ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ ان کی جمع کی ہوئی دولتون سے ظاہر ہے۔ ان مین سے چند ایک پادریون کی جائداد کی شائع شدہ فہرست اس جگہ نقل کی جاتی ہے۔

پادری فنٹز برٹ صاحب وارد وارسپ ۸۰ لاکھہ روپیہ

پادری گارڈبر صاحب وارد سوت ویل ۸۱ لاکھہ روپیہ

پادری فنیرز وارد ہاکلی ہیت ۲۴ 〃 〃

پادری آرچی بلڈ صاحب وارد فارسپ ۲۲ لاکھہ روپیہ

یہ فہرست لمبی ہے بغرض اختصار اتنے کا ترجمہ کیا گیا

ماخذ عیسویت۔ ڈاکٹر پالکارس صاحب نے ایک کتاب اس مضمون پر تصنیف کی ہے کہ انجیل مین جو اقوال مسیح کی طرف منسوب کئے جاتے ہین۔ اس کا اکثر حصہ لفظ بلفظ بدھ کی کتاب مین پایا جاتا ہے۔

چونکہ حضرت مسیح کی سیاحت مشہور ہے اور بیس سال تک ان کی عمر کے حالات کی کچھہ اطلاع نہین اس واسطے تعجب نہین کہ اس عرصہ مین اونہون نے ہندوستان کے کسی مہاتما بدھ سے جو خود نبی ہو یا ہند کے انبیاء کا وارث ہو تعلیم حاصل کی ہو۔ کیونکہ حضرت مسیح کچھہ صاحب شریعت نبی نہ تھے بلکہ صرف پہلی شریعتون پر عمل کرانے والے اور صرف ایک مختص القوم اور مختص الزمان نبی تھے۔

زمین کی تباہی۔ امریکہ کے ڈاکٹر لوئیس صاحب نے ایک کتاب نو سو صفحے کی لکھی ہے۔ جس مین طبقات ارض کے خواص سے یہ نتیجہ نکلتا ہوا ظاہر کیا ہے۔ کہ دو ایک سال مین زمین پر ایک تباہ کن طوفان آنیوالا ہے جو یورپ کے اوپر سے گزرے گا اور امریکہ اور مغربی ہند تک پہنچیگا اور اس کے راہ مین جو کچھہ آوے سب کو تباہ کر دیگا وہ لکھتے ہین کہ ایسے طوفان زمین پر ہمیشہ ۲۵ ہزار سال کے بعد آیا کرتے ہین۔ دنیا دارون کی غفلت کا تو ایسا ہی حال ہے کہ ایسے طوفان کا آنا بھی کوئی تعجب کی بات نہین سائنس دان اور منجم ایسی باتین ہمیشہ کہا ہی کرتے ہین۔ اکثر جھوٹی نکلتی ہین اور کوئی ایک آدہ اتفاقاً درست بھی ہو جاتی ہے لیکن جو پیشگوئی اس قسم کی خدا کے مقدس رسول کیا کرتے ہین۔ اس مین ایک خاص بات یہ ہوتی ہے۔ کہ ایسے عذاب اس بات کے ساتھہ مشروط ہوتے ہین کہ اگر لوگ توبہ کرین۔ تو وہ بچ جائینگے۔ چنانچہ رجوع بحق ہونے والے بچائے جاتے ہین۔

عورت ڈاکٹر۔ ڈاکٹر سیول صاحب میڈیکل جنرل مین لکھتے ہین کہ مین یہ فیصلہ کر چکا ہون کہ عورتین ڈاکٹری پیشہ کے لائق نہین ہین نہ اون مین جسمانی قوت ہے اور نہ دماغی خوبیان ان مین اس قسم کی پائی جاتی ہین کہ وہ علم طبابت اور جراحی کے مشکل اور

ریویو

(دفتر بدر بک ایجنسی سے طلب کرو)

لغات القرآن حصہ دوم مولفہ عبد الحی صاحب عرب ۶۰۸ صفحے مین ختم ہوئی ہے۔ ناظرین اس کا پہلا حصہ دیکھہ چکے ہین اس واسطے اس کے متعلق کچھہ بہت لکھنے کی ضرورت نہین اسمین شک نہین کہ عرب صاحب موصوف نے اس کتاب کے لکھنے مین اور چھپانے مین بہت محنت اُٹھائی ہے جیسا کہ کتاب کے اخیر مین انہون نے ذکر کیا ہے کہ لغت کی تمام مشہور کتابون کو اونہون نے اس کتاب کے لکھنے کے وقت زیر مطالعہ رکھا ہے بقول حضرت اقدس عربی کے اہل زبان بھی ہین اور عربی حصہ کو جس خوبی سے اونہون نے پورا کیا ہے وہ محتاج بیان نہین۔ لیکن اردو ترجمہ کو بھی لائق آدمیون کی مدد سے اسی طرح چھاپا ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ سکتا کہ یہ غیر ملک کے آدمی کی تصنیف ہے۔ قرآن شریف کے شائقون کو چاہیئے کہ عرب صاحب کی محنت کی قدر کرین اور کتاب کو ہاتھون ہاتھہ خرید کرین۔

حصہ دوم کی قیمت باوجود اس قدر ضخامت کے کہ حصہ اول سے ڈیڑہ گنی ہوگئی ہے صرف عہ رکھی گئی ہے اور حصہ اول کی قیمت بھی عرب صاحب نے کم کرکے صرف عہ کر دی ہے پس دونون جلدین یعنے ہزار صفحے کی کتاب صرف عہ روپیہ مین ملسکتی ہے دفتر بدر کی بک ایجنسی سے طلب فرما دین۔

الاستخلاف۔ یہ کتاب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے حال ناظم بک ایجنسی دفتر بدر قادیان کی تصنیف ہے اور مسئلہ خلافت مین روافض کے اعتراضات کا جواب شافی کلام الٰہی سے دیا ہے خدا کی بیشمار رحمتین و نصرتین حضرت مسیح موعود پر ہون جنہون نے سب سے اول سنی و شیعہ کے درمیان کے جھگڑے کو مٹانے کے واسطے ایک آسان راہ نکالی کہ کسی کی خلافت کیواسطے قرآن شریف سے ثبوت نکالنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ نے اپنی عربی کتاب سر الخلافہ مین اس مسئلہ کو قطعی طور پر طے کر دیا اس کے بعد اسی پیرایہ پر مرحوم و مغفور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب خلافت راشدہ مین مسئلہ خلافت کا ایسی عمدگی سے فیصلہ کیا گیا ہے کہ کئی گمراہ راہ ہدایت پر آ گئے اسی منہاج پر اب قاضی صاحب نے سلیس اُردو زبان مین قرآن شریف کی آیات باہرہ سے مخالفین کا منہ بند کیا ہے یہ کتاب چھوٹی تختی پر ۱۳۵ پر ختم ہوئی ہے کتاب کی لکھائی اچھی نہین مگر کاغذ سفید ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

یکم فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - روشن نشان

۲ - ہماری فتح ہوئی

۳ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء - ۱ - انما یرید اللہ بکم الیسر

۲ - اُلحق بشیعۃ موسیٰ - ورضی اللہ بہ قولا

۳ - انما یرید اللہ لیُذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیراً -

ترجمہ - خدا تعالیٰ نے تمہاری آسانی اور آرام کا ارادہ کیا ہے - اس شخص یا اُن اشخاص کو موسیٰ کے خاص گروہ یعنی اس عاجز کے گروہ میں داخل کر دیا گیا - اور اللہ تعالیٰ اس سے بموجب اُسکے قول کے راضی ہوا - اے اہل بیت خدا نے یہہ ارادہ کیا ہے - کہ تمہاری پلیدی دور کر دے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا

مصر سے ایک خط اور اس کا جواب

(ترجمہ خط عربی آمدہ از اسکندریہ)

یہہ عریضہ ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندی پنجابی کی طرف جو صاحب جلال اور احترام کے ہیں - بعد دعا سلام کے عرض ہے - کہ آپ کی اتباع ان شہروں میں بہت کثرت سے ہوگئے ہیں جن کا عدد ذرات ریگستان اور سنگریزوں کے برابر پہنچ گیا ہے - کیونکہ آپنے اپنی وہ تعلیمات امن کے پیدا کرنے والی دنیا میں شایع کی ہیں جس سے سرکشی اور بغاوت کا طغیان دور ہو جاتا ہے - اس جگہ پر کوئی شخص باقی نہیں رہا - جس نے آپ کی رائے پر عمل نہ کیا ہو اور آپکے نتایج افکار کا پیرو نہ ہوگیا ہو اور یہہ لوگ بڑی جد اور کوشش کے ساتھ آپ کی کتابیں جو آپنے تصنیف کی ہیں ہم سے طلب کر رہے ہیں - جن میں جناب کے الہامات بھی درج ہوں تاکہ ہم سب کو ان پر اطلاع ہو جاوے - اور ان کے مقتضاء کے بموجب عملدرآمد کیا جاوے - والسلام - یہہ عریضہ لکھا ہوا روز چہار شنبہ ۱۹ - دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء کا احمد زہری بدرالدین کا ہے - جو منجملہ اہالی کمس اسکندریہ میں رہتا ہے اور کتب بنام مذکور روانہ ہوویں -

ترجمہ جواب عربی خط موسومہ احمد زہری بدرالدین کا یہہ ہے -

حضرت فاضل احمد زہری بدرالدین آفندی سلمہ اللہ تعالےٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپکا خط گرامی جو ۱۹ دسمبر سنہ ۶ء کا لکھا ہوا تھا - ہمارے پاس ۲۳ جنوری کو پہونچا - اس خط میں جو آپنے معہ اپنے جملہ اخوان و رفقائے طریق کے اپنا شوق و اخلاص ساتھ اون تعلیمات واضحہ اور خالصہ اسلامیہ کے ظاہر کیا ہے جو حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود نے تمام دنیا میں تبلیغ کر کے اس قرن میں شایع کی ہیں - اس سے ہم لوگ بہت خوش ہوئے اور حضرت عظمت مآب خلیفۃ اللہ بھی آپ کو اور ان کے جملہ رفقاء کو جو مخلصین ہیں سلام فرماتے ہیں اور انشاء اللہ تعالےٰ کتب مصنفہ حضرت عزت کو ہم قریب روانہ کریں گے اور اگر میعاد ایک ماہ میں کتابیں آپکے پاس نہ پہونچیں - تو آپ ہم کو اطلاع فرمایئے - تاکہ ہم دوبارہ بھیجیں - اور آپ ہم کو یہہ بھی اطلاع دیویں مفصلاً - کہ آپ صاحبوں کو اس تعلیم خالص دین اسلام کی جس کو حضرت خلیفۃ اللہ نے شایع کیا ہے کیونکر ہوئی ہے اور جن صاحبان اکابر علماء نے اس تعلیم کا اتباع کیا ہے اُن کے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمایئے - بالآخر سب کو ہمارا سلام فائق الاحترام پہونچے - محررہ ۹ - ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ روز پنجشنبہ مطابق ۲۴ - جنوری سنہ ۱۹۰۷ء - از قادیان ضلع گورداسپورہ -

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں آسمان ابر آلود رہا اور بارش تھوڑی بہت ہوتی رہی -

حضرت اقدس کی طبیعت بھی علیل رہی - اور آپ بہت کم تشریف باہر لا سکے -

خان صاحب عبد المجید صاحب کپورتھلہ سے - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب لاہور سے - دو صاحب کشمیر سے اور دیگر دوست مختلف مقامات سے آکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے -

ڈائری

القول الطیّب

فرمایا۔ حضرت عیسےٰ کے معجزے تو ایسے ہین۔ کہ اس زمانے مین وہ بالکل معمولی سمجھے جا سکتے ہین۔ اکمہ سے مراد شب کور ہے۔ اب ایسا بیمار معمولی کلیجی سے بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ احیاء موتی سے مراد بھی خطرناک مریضون کا تندرست ہونا ہے۔ پس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے مین یہہ باتین کچھہ بھی نہین۔

۱۵۔ جنوری ۱۹۰۶ء۔ فرمایا کہ طاعون کی موت بالجبری موت ہے۔ نمونیا جس سے چند گھنٹون مین فیصلہ ہو جائے۔ طاعون نہین تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد حسین کا ذکر آیا۔ کہ وہ رجوع کیونکر کریگا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کے آگے کوئی مشکل بات نہین وہ جب چاہے دل کو پھیر دے وہ اگر غور کرے۔ تو اس کے لئے یہی ایک نشان کافی ہے کہ براہین احمدیہ کے دید کے زمانے مین مین اکیلا تھا اور اب یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ باقی رہے عقاید سوان مین تو کوئی اتنا بڑا فرق نہیں۔ صرف سمجھہ کا پھیر ہے پہلے لیجئے وفات مسیح کو سو اس مسئلہ مین خود ان کے اپنے علماء کے مختلف اقوال مین۔ پس ہمین ایک قول کو ترجیح دینے سے یہ کیونکر بُرا کہہ سکتے ہین۔ توفیتنی کے معنے مین جھگڑا ہے۔ مگر میرے نزدیک تو جو معنے کرین ... ... ہمارا مطلب حاصل ہے۔

لما توفیتنی کے اگر یہ معنے ہون کہ جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ اس صورت مین بھی یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ دوبارہ دنیا مین تشریف نہین لائے ورنہ یہ حصر نہ کرتے۔ پھر معراج کو لو ہمارا یہ مذہب ہرگز نہین کہ وہ ایک خواب تھا یا صرف رُوح گئی بلکہ ہم تو کہتے ہین کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عین بیداری مین معراج ہوا اور ایک لطیف جسم بھی ساتھہ تھا۔ مگر یہ باطنی امور ہین۔ خشک ملا اسے کیا سمجھین۔ پھر مکالمۂ الٰہی کا دعوےٰ ہے۔ یہ بھی کوئی نئی بات نہین۔ سنت اللہ سے بھی یہ بات ثابت ہے اور انسان کے دل کی تڑپ بھی یہی چاہتی ہے فتوح الغیب مین بھی ایسا ہی لکھا ہے بعد ازاں اعلام الٰہی مین بھی چھپ چکا ہے ولہم مکالمات۔ مجدد صاحب نے بھی یہی لکھا ہے اور ولی دنیا مین قلت وکثرت مکالمات کا فرق بتایا ہے یہ نبی کا لفظ صرف انہی معنون مین ہے اور اپنی اپنی اصطلاح ہے ورنہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہین۔ عوام الناس کو بدظن کرنے کے لئے ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین کبھی کہتے ہین ملائکہ کے منکر ہین۔ کبھی کچھہ۔ حالانکہ ہم ملائک پر۔ خدا کی کتابون پر۔ احادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہین۔ ہم ایسے امور کی تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہین۔ کیونکہ محتاط مذہب یہی ہے کہ انسان مجمل پر ایمان لاوے اور تفاصیل کو بحوالہ خدا کر دے۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جن کی سنت تائید کرتی ہے اگر کوئی مسئلہ ان دونو مین نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جاوے کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی مرضی یہی ہے مگر ہم کثرت کو قرآن مجید واحادیث کے مقابلہ مین ہیچ سمجھتے ہین ان کے بعض مسائل ایسے ہین کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں۔ ایسی حالت مین احمدی علماء کا اجتہاد اولی بالعمل ہے۔ دیکھو مفقود الخبر کے لئے ۹۰ برس یا کم وبیش میعاد رکھی ہے۔ یہ ہی نہین کہدیا کہ وہ نکاح نہ کرے۔ یہ واہیات ہے (حکیم الامۃ نے عرض کیا کہ حضور شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے۔ کہ جس ملک مین جس مذہب کی کتابین بسہولت میسر آئین۔ اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ فرمایا بے شک ہماری طرف حنفی مذہب کی کتابین ہی ہین۔ اعمال کی اصل رُوح تو معرفت الٰہی واخلاص ہے۔ یہہ نہ ہو تو یہ لفظی جھگڑے ہیچ ہین۔ ہماری بعثت کی ایک بھاری غرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم مسلمانون کو عملاً مسلمان بناوین (اکمل آف گولیکی)

ضرورت امام مسجد

موضع محلہ النوالہ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر کی مسجد احمدیہ کے واسطے ایک امام مسجد جو احمدی ہو ضرورت ہے اس واسطے اگر کوئی احمدی بھائی امامت مذکورہ کو منظور فرماوین تو بندہ سے خط وکتابت کر کے فیصلہ کر سکتے ہین۔ الراقم بندہ الٰہ دین ممبر دار احمدی از محلہ النوالہ

المفتی

۳۰ء۔ روزہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جایز ہے یا نہین فرمایا جایز ہے۔

۳۱ء۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ مین سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جایز ہے یا نہین فرمایا جایز ہے۔

۳۲ء۔ اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھہ بیمار ہو تو اس مین دوائی ڈالنی جایز ہے یا نہین۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کیواسطے روزہ رکھنے کا حکم نہین۔

۳۳ء۔ اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے اُس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ مین بھیجنا جایز ہے یا نہین فرمایا۔ ایک ہی بات ہے۔ خواہ اپنے شہر مین کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ مین بھیجدے۔

۳۴ء۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہوا کہ نماز فجر کی اذان کے بعد دوگانہ فرض سے پہلے اگر کوئی شخص نوافل ادا کرے تو جایز ہے یا نہین فرمایا۔ نماز فجر کی اذان کے بعد سورج نکلنے تک دو رکعت سنت اور دو رکعت فرض کے سوا اور کوئی نماز نہین ہے۔

۳۵ء۔ کشتۂ بندوق۔ ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے ہی مر جائے اس کا کھانا جایز ہے یا نہین۔ فرمایا گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔ پھر اس کا کھانا جایز ہے

۳۶ء۔ دائمی دورہ۔ ایک شخص کا سوال حضرت صاحب کی خدمت مین پیش ہُوا کہ جو شخص بسبب ملازمت کے ہمیشہ دورہ مین رہتا ہو۔ اس کو نماز دن مین قصر کرنی جایز ہے یا نہین۔ فرمایا جو شخص رات دن دورہ پر رہتا ہے اور اسی بات کا ملازم ہے۔ وہ حالت دورہ مین مسافر نہین کہلا سکتا۔ اس کو پوری نماز پڑھنی چاہیئے۔

۳۷ء۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جایز ہے یا نہین۔ فرمایا جایز ہے۔

۳۸ء۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھون مین سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے۔ فرمایا۔ مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کیوقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔

بدرِ منوّر

مورخہ ۲۳ - ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ - فروری ۱۹۰۷ء

درس قرآن شریف تفسیر

سورۃ الکوثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library

ساتھ نام اللہ کے بخشنے والا مہربان

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ② إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ③

تحقیق عطا کی ہم نے تجھے کوثر — پس نماز پڑھ واسطے اپنے پالنے والے کے اور قربانی کر — بے شک دشمن تیرا جو ہے وہ بے نسل ہے

تفسیری ترجمہ بامحاورہ

اللہ تعالےٰ کے نام کے ساتھ اس کو شروع کیا جاتا ہے۔ جس کی رحمت بلامبادلہ سب کے واسطے عام ہے اور جو نیک عمل کرنے والوں کے واسطے انعام اور بدی کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے کوثر جیسی نعمت عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن تو ضرور جڑ سے کاٹا گیا ہے

یہ سورۃ شریف مکی ہے۔ اس میں تین[۳] آئتین اور بارہ[۱۲] الفاظ اور بیالیس[۴۲] حروف ہیں۔

سب سے اوّل مین اس جگہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی زیر تالیف عربی تفسیر کو بمعہ ترجمہ (باجازت و بعد ملاحظہ صاحب موصوف) درج کرتا ہوں۔

سورۃ الکوثر

مکیۃ - عند ابن عباس و عایشہ و ابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم - (الدر المنثور) ونسب ھذا القول فی البحر الی الجمہور (العینی و روح المعانی)

جیسا کہ کتاب درّ المنثور مین لکھا ہے۔ یہ سورۃ شریف حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن زبیر کے قول کے مطابق مکی ہے۔ اور تفسیر عینی اور روح المعانی مین لکھا ہے کہ بحر مین بھی یہ قول جمہور کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ لما عرج بالنبیّ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء قال اتیتُ علی نھر حافتاہ قباب اللؤلؤ - مجوف - فقلت ماھذا یا جبرائیل - قال ھذا الکوثر (البخاری)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روائیت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا - تو آپ نے سنایا کہ شب معراج مین مین نے ایک نہر دیکھی - جس کے ارگرد موتیوں کے خیمے لگے ہوئے تھے - مگر خالی تھے - پس میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُس نے کہا کہ یہ کوثر ہے۔

ومدنیۃ - عند مجاھد والحسن و قتادہ و عکرمۃ - و فی الاتقان انہ الصواب و رجحہ النووی فی شرحہ لمسلم - اخرج احمد ومسلم و ابو داود والنسائی والبیھقی فی سننہ - و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابی شیبہ عن انس ابن مالک

مجاہد اور حسن اور قتادہ اور عکرمہ کے قول کے مطابق یہ سورۃ شریف مدنی ہے اور کتاب اتقان مین اسی قول کو درست قرار دیا گیا ہے۔ اور نووی نے مسلم کی شرح مین بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے۔ احمد اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے اپنی کتابوں میں اور ایسا ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ اور ابن ابی شیبہ نے انس ابن مالک سے روائیت کی ہے۔

اغفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغفاءۃ فرفع راسه متبسماً فقال انی انزل الیّ انفا سورۃ فقراء بسم اللہ الرحمن الرحیم - انا اعطینٰک الکوثر حتی ختمہا (الحدیث)

اما الکوثر - فاخرج البخاری والحاکم وابن جویر قال رسوله اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هل تدرون ما الکوثر - قالوا اللہ ورسوله اعلم قال هو نهر اعطانیه ربّی فی الجنة علیه خیر کثیر ترد علیه امتی یوم القیمه اٰنیته عدد الکواکب یختلج العبد منهم فاقول یا رب انه من امتی فیقال انک لا تدری ما احدث بعدک۔

وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه قال فی الکوثر هو الخیر الذی اعطاه اللہ ایاه - قال ابو بشر قلت لسعید بن جبیر فان الناس یزعمون انه نهر فی الجنة فقال سعید النهر الذی فی الجنة من الخیر الذی اعطاه ایاه - (البخاری)

فی النسائی بدل فی الجنة فی بطنان الجنه معناه فی وسطها

واخرج ابن ابی شیبه واحمد والترمذی وصححه وابن ماجه وابن جریر وابن المنذر وابن مردویه انه یجری علی الدر والیاقوت تربتهُ اطیب من المسک وماءه اشد بیاضاً من اللبن واحلی من العسل

وسأل نافع ابن الازرق عن ابن عباس رضی اللہ عنهما عن الکوثر فقال نهر بطنان الجنه حافتاه قباب الدر والیاقوت فیها ازواجه وخدمه - قال هل تعرف العرب ذلک قال نعم اما سمعت حسان بن ثابت یقول ؎

وحباه الاله بالکوثر - الاکـ
-بر - فیه النعیم والخیرات

الکوثر من الکثرة - الشیّ الکثیر - کثرة مفرطة قال الکمیت ؎

وانت کثیر یا ابن مروان طیب
وکان ابوک ابن الفضائل کوثرا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر تک سر نیچے رکھا اور پھر سر اُٹھا کر تبسم فرمایا اور کہا کہ ابھی مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے - پھر سورۃ کوثر پڑھی۔

لفظ کوثر - بخاری اور حاکم اور ابن جریر نے یہ حدیث بیان کی ہے - کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے اصحاب کو مخاطب کرکے فرمایا - کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا شے ہے - اُنہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے - تب آپ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے جو میرے رب نے مجھے عطا کی ہے - وہ نہر جنت میں ہے اس میں خیر کثیر ہے - قیامت کے روز میری اُمت اُس پر وارد ہوگی - اس کا برتن ستاروں جتنا وسیع ہے - اُن میں سے ایک آدمی اس پر سے ہٹایا جاویگا تو میں کہوں گا کہ میرے رب یہ تو میری اُمت کا آدمی ہے - اِسے کیوں ہٹایا جاتا ہے - تو جواب ملے گا کہ تو نہیں جانتا کہ اس نے تیرے بعد کیسی نئی باتیں نکالی تھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ کوثر اس خیر کا نام ہے - جو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے - ابو بشر لکھتا ہے - کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہا کہ لوگ تو خیال کرتے ہیں کہ کوثر جنت میں نہر کا نام ہے اور آپ کہتے ہیں وہ خیر ہے - تو سعید نے کہا - کہ جنت میں جو نہر ہے - وہ بھی اُسی خیر میں سے ہے جو اللہ تعالےٰ نے رسول کو عطا کی ہے۔

حدیث شریف کی کتاب نسائی میں فی الجنة کی بجائے فی بطنان الجنة آیا ہے - بطنان الجنة کے معنے ہیں - بہشت کے وسط میں۔

ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے یہ روائت بیان کی ہے - اور اس کو صحیح بتلایا ہے اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن مردویہ نے بھی یہ روایت بیان کی ہے - کہ وہ نہر موتیوں پر اور یاقوت پر جاری ہے - اُس کی مٹی کستوری سے زیادہ خوشبودار ہے - اور اس کا پانی دودھ سے بھی زیادہ سفید ہے اور شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے۔

اور نافع ابن ارزق نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کوثر کیا ہے - تو اونہوں نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر کا نام ہے - جو کہ بہشت کے وسط میں ہے - اور اس کے ارد گرد موتیوں کے اور یاقوت کے خیمے ہیں - اس میں بیویاں اور خدام ہیں - نافع نے کہا کہ اہل عرب ان معنوں سے واقف ہیں - حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ ہاں واقف ہیں - کیا آپ نے حسان ابن ثابت کا یہ شعر نہیں سُنا۔

(ترجمہ شعر) اور خدا تعالےٰ نے اُسے کوثر عطا کیا ہے - بڑا کوثر - جس میں نعمتیں اور بھلائیاں ہیں۔

لفظ کوثر - کثرت سے نکلا ہے - اور اس کے معنے ہیں - بہت ساری چیز - بہت زیادہ - کمیت شاعر کہتا ہے۔

(ترجمہ شعر) اے ابن مروان تو کثیر ہے اور طیب ہے۔
اور تیرا باپ بہت بڑھی ہوئی فضیلتوں والا تھا۔

بدرِ صادق

۲۳ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۷ فروری سنہ ۱۹۰۷ء

پادری صاحب

گوجرانوالہ مین ایک پادری صاحب کرکٹ کے میدان مین اپنے لڑکون کو کہلاتے ہوئے صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے بگڑ کھڑے ہوئے اور ٹورنیمنٹ سے قطع تعلق کرلیا۔ تعجب ہے کہ ہر دو صاحبان عیسائی ہین۔ صاحب ضلع تو اپنے انتظامی رعب کے قائم رکھنے کے واسطے مجبور ہی تھے۔ کیونکہ انجیل پر عمل کیا جاوے۔ تو پہر سلطنت اور حکومت ناممکن امر ہے۔ لیکن پادری صاحب تو اسی بات کی تنخواہ کہاتے ہین۔ کہ ایک گال پر طمانچہ کہاکر دوسری آگے رکھنے کے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دنیا کو دکہادین اس واسطے ان کو مناسب نہ تہا کہ مقامی حاکم کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔

خدا نے ہمارے دشمنونکو بھی ہماری خدمتمین لگایا

مبارک ہین وہ جو خدا کے فرستادہ کو قبول کرتے ہین اور اس کے ناصرین مین شامل ہو کر خدا کو خوش کر لیتے ہین۔ پر وہ جو اپنی بد قسمتی سے اس کے دشمنون مین داخل ہوتے ہین ان کو بہی جبراً کوئی نہ کوئی خدمت اس کی بجالانی ہی پڑتی ہے۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ کہ زمانہ مسیح موعود مین اونٹ بے کار ہو جائین گے۔ سو ہمارے ملک مین اور دیگر اکثر ممالک مین تو اونٹ اکثر بے کار ہو ہی چکا تہا۔ لیکن یہ پیشگوئی بالخصوص عرب کے واسطے معلوم ہوتی تہی۔ کیونکہ اونٹ زیادہ تر اسی جگہ کام آتا ہے۔ اور پہر خاصکر ان دو مقدس شہرون کے درمیان جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین آمد و رفت کا ذریعہ سوائے اونٹ کے کچہہ ہے ہی نہین۔ سو شکر ہے خدا کا اس پیشگوئی کو پورا کرنے مین تمام دنیا کے مسلمان اور سب سے زیادہ ہند کے مسلمان سرگرم ہین۔ ہماری مخالفت کو موجب حصولِ پیسہ جاننے والے اور وطن کو خوش کرنے کا ذریعہ سمجہنے والے اور ایسے ناپاک ذرائع سے قومی وکیل کہلانے کا فخر حاصل کرنے کے حریص سب کے سب اس پیشگوئی کو پورا کرنے کے واسطے ایسے ایسے بزرگون کی جیبین ٹٹول رہے ہین جن سے اگر اشاعت اسلام کے واسطے سیدہے راستہ سے کچہہ مانگا

جائے۔ تو ایک کوڑی نہ دین۔ خدا کی قدرت عجیب ہے طوعاً او کرہاً سب کو اس کی ماننی پڑتی ہے۔

دروغ گوئی مین یوحنا کا شاگرد

عیسائی اخبار تحفہ سرحد نبون

حضرت اقدس کے لیکچر لودیانہ کی نسبت لکھتا ہے کہ وہ اتنا لمبا ہے کہ شیطان کی آنت کی طرح ختم ہونے مین نہین آتا اور تعجب ہے کہ یہ درافشانی اخبار بدر پڑہکر اونہون نے کی ہے جس مین وہ لیکچر بتمام وکمال ۱۵ صفحون مین ختم ہوا ہے۔ دروغ گوئم بروے تو والا مقولہ شاید کسی نے عیسائیون کے ایسے ہی پیارے لال بجھکڑ کے واسطے کہا ہے کیون نہ ہو۔ آخر آپ یوحنا کے شاگرد ہین۔ جنہون نے یسوع کے کامون کو چند ایک صفحون مین درج کرکے اخیر مین لکہہ دیا تہا کہ یسوع نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ سب لکہے جاوین۔ تو دنیا مین پہر نہ سمائین۔ اس نے ایک دوست کی خاطر پیٹ بہر کر جہوٹ بول لیا اور شاگرد شاکر نے ایک ناحق کی عداوت کا حق ادا کرنے کے لئے اپنے جہوٹ کا کمال دکہایا۔ استاد کی ہنر آموزی کی داد ہو تو ایسی ہی ہو۔ اچہا شاکر صاحب یہ تو بتائے۔ کہ اگر اخبار بدر کا ۱۵ صفحون کا مضمون باوجود ختم ہوجانے کے آپ کے نزدیک شیطان کی آنت کی طرح ختم نہین ہوتا۔ تو پہر وہ مضمون جو آپ کی الہامی کتاب کے مطابق دنیا بہر مین بھی سما نہین سکتا اس کا نام آپ کے نزدیک کیا ہوگا۔ ہمین تو یہ معلوم نہین کہ شیطان کی آنت کتنی لمبی ہوتی ہے۔ شاید آپ کو آپکے خداوند نے بتایا ہو۔ کیونکہ وہ کچہہ عرصہ تک اس کے پیچہے پیچہے لگے پہرے تہے۔ جیسا کہ اناجیل مقدسہ مین مذکور ہے۔ اگر بقول آپ کے مان ہی لیا جاوے کہ وہ ایسی ہی لمبی ہوتی ہے۔ تو پہر یسوع کے کارنامون کی مفہوم کتاب مذکورہ یوحنا صاحب تو سارے جہان کے شیطانون کی نہ ختم ہونے والی آنتون کو جوڑ کر اگر ایک لمبا زنجیر بنایا جاوے۔ شاید اس سے بہی بڑہ جاوے شاکر صاحب نے ہمارے اشتہار اخبار بدر کے متعلق بہی ایسی ہی دروغ بیانی کرکے الٹا ہم پر سفید جہوٹ بولنے کا الزام لگایا تہا ہم اخبار تحفہ سرحد کے مالک پادری جیبنل صاحب کو توجہ دلاتے ہین۔ کہ اول تو عیسوی مذہب کی بنیاد ہی خود کفارے اور الوہیت مسیح کی ریتلی چٹان پر ہے، اور پہر اس پر انہون نے ایڈیٹر ایسا رکہا ہے۔ کہ جس کو

صریح جھوٹ بولنے مین بھی کوئی شرم نہین۔ تو پہر ان کا اخبار کہان تک نیکی کی شہرت حاصل کر سکتا ہے۔

مسلمانونکی نکبت کا علاج

ایڈیٹر صاحب وطن مسلمانون کے ادبار کا دکہڑا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہین کہ یورپ اور اسلامی دنیا کی مثال وہ ہے جو لب دریا بھیڑیے اور بھیڑ کی کہانی مین بیان کیا جاتا ہے مگر یہ نہین فرمایا کہ وہ شیر جس نے یورپ کو فتح کیا تہا اور آج اس یورپ کے سامنے بھیڑ کی مانند اپنی کرتوتون سے ہوگیا وہ پہر شیر کیونکر بن سکتا ہے؟ اس کا جواب ایک شعر مین ہم ہی دیتے ہین۔

از رہ دین پروی آمد عروج اندر نخست
باز چون آید بیاید ہم ازین راہ بالیقین

۵۷ء کے غدر کے بانی مبانی کون تھے

ہندؤن کا مشہور روزانہ اخبار پترکا (بقول وطن) لکھتا ہے کہ ۵۷ء کی بغاوت بے شک ہندؤن سے شروع ہوئی اور اونہون نے ہی اس بغاوت کی مشین کے کل پرزون کو چلایا۔

مکتی فوج

مسیح موعود کے زمانہ مین مذہبی جنگون کے خاتمے کے ثبوت مین ایک مکتی فوج کا وجود بھی ہے۔ یا تو وہ زمانہ تہا کہ یورپ کے عام عیسائی بھی مسلمانون کے کشت و خون کے واسطے تلوارین اور بندوقین لے لیکر دوڑتے تہے۔ اور یا یہ زمانہ ہے کہ اپنے آپکو فوجی کہنے والے بہی بجز خفیہ تدبیرون کے اور نمائشی اخلاق کے اور کوئی ذریعہ صلیب پرستی کے پہیلانے کا استعمال نہین کرتے حال مین اس فوج کے ایک عہدیدار پنجاب مین پہر رہے ہین جو ایک معزز سرکاری ملازمت کو چہوڑ کر اور فقیر سنگہ نام لکہوا کر دنیا کے نادانون کو ایک انسان کا پوجاری بنانے مین مصروف ہوئے ہین اور خسر الدنیا والآخرة کا مصداق ہو رہے ہین۔ ہمارے ہمعصر لیٹ کرسچن ایڈیٹر پیسہ اخبار مکتی فوج کی تعریف مین لکہتے ہین کہ وہ بہت ہی شریف اور اعلےٰ پایہ کا نیک کام کر رہی ہے۔ تعجب ہے۔ کہ یورپ امریکہ کے دانا لوگ تو مذہب عیسویت سے بے زار ہو کر دن بدن اسے چہوڑتے جاتے ہین۔ اور یہ مشنری لوگ ہین کہ آئے دن بوریہ بستر اٹہائے ہندوستان پر حملہ آور ہوتے رہتے ہین۔ اور یہ نہین سوچتے کہ اگر مخلوق کی ہی پرستش کرنا اچہی بات ہے۔ تو پہر خود ہندوستان مین تیتیس کروڑ دیوتا موجود ہے۔ ہندو تو خود ہی بتون کو چہوڑ رہے ہین۔ اب تم نیا بت کیا پیش کرتے ہو۔

عزیز

شاہ کابل اور اُن کی بے تعصبی

علی گڈھ کالج کا معائینہ کرتے ہوئے شاہ کابل نے شیعہ لڑکون کو دیکھتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ مین سب فرقون کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہون۔ اور میری ماتحت رعایا مین سے ایک تعداد ہندؤن اور یہودیون کی بہی ہے۔ پس جبکہ مین ان کو بہی عزیز رکھتا ہون اور مین نے ان کو ہر طرح کی مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہوسکتا ہے کہ مین ایک مسلمان فرقہ کو کسی قسم کی ایذا رسانی کا خیال رکھون۔ یہہ چند فقرات امیر صاحب نے شیعہ فرقہ کی تسلّی اور تسکین کے لیئے بیان فرمائے ہین اور اون کا اہل دہلی کو گائیون کے ذبح کرنے سے منع فرمانا بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امیر صاحب کو ضرور اس بات کا خیال ہے۔ کہ ان کی کسی روش سے کسی خاص فرقہ یا گروہ کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔ اگرچہ قرآن شریف ان اللہ یامرکم ان تذبحوبقرہ کے حکم سے اور دیگر اور کئی جگہ پر اس بات کو جایز ہی نہین بلکہ پسند فرماتا ہے۔ مگر پہر بہی امیر صاحب نے اپنے میزبانون اور اپنے ملک کی رعایا کو خوش کرنے کے لیئے روا نہین رکہا کہ ایسا کام کیا جاوے۔ بلکہ اہل دہلی پر خفگی ظاہر کی ہے کہ کیون اُوہنون نے ایسا ارادہ کیا پس اگر اور کچہہ نہین تو کم از کم اس بات سے اتنا تو ضرور ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ امیر صاحب کو اپنی رعایا کی دل جوئی مقصود ہے اور وہ کسی قسم کے قانون سے اُن کے مذہبی امور مین دست اندازی نہین کرنا چاہتے۔ مگر اس جگہ یہ بات قابل بیان ہے ہنیں! قابل بیان ہی نہین بلکہ ہم چاہتے ہین کہ امیر صاحب اس بات کا جواب دے کر ہماری طبیعت مین یکسوئی پیدا کرین اور وہ یہ کہ جبکہ کل اسلامی فرقون بلکہ دوسرے مذاہب کو بہی اوہنون نے مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ تو کیا وجہ کہ فرقہ احمدیہ سے اوہنون نے وہ سلوک جائیز نہین رکہا۔ جس کا کہ اوہنون نے خود اپنی زبان سے علی گڈھ مین اقرار کیا ہے۔ اگر یہ بہی فرض کیا جاوے کہ احمدی فرقہ مسلمانون سے نہین ہے۔ بلکہ ملحد۔ کافر مرتد بے ایمان اور دجالون سے نعوذ باللہ بہرا ہوا ہے تو پہر بہی کیا حرج ہے۔ کیا ان کا اتنا بہی حق نہین۔ کہ یہودیون اور ہندون جیسا سلوک اِن سے کیا جائے جبکہ امیر صاحب ہر انسان اور ہر فرقہ کو مذہبی آزادی عطا فرماتے ہین تو کیا فرقہ احمدی انسان نہین یا ایک فرقہ نہین۔ اس وقت ناظرین کے دل مین طبعاً یہہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ امیر صاحب نے ان لوگون پر کونسا ظلم کیا ہے مین خود ہی اس بات کو ظاہر کر دُون گا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اس فرقہ احمدیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر اور حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب ایدہ اللہ کے فرمان پر چلنے والے یعنے صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب کابل مین صرف اِس غرض کے لئے شہید کئے گئے کہ وہ حضرت کے مُرید اور ضرورت وقت کے مطابق جہاد کے مُنکر تھے۔ باوجود اس کے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے قرآن شریف اور احادیث نبویّہ سے ثابت کر دیا کہ جہاد غلط ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ مسیح موعود کے وقت جہاد بند کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بخاری شریف مین یضع الحرب سے ظاہر ہے اور پہر جہاد کے لئے جو لوازم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہین وہ پائے نہین جاتے۔ مسلمانون مین سے خود ایمان اُٹھ گیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی جو انصاف پسند ہے۔ اس کے سایہ مین کسی قسم کی تکلیف نہین یعنی ہر طرح سے مذہبی آزادی ہے۔ اور ایک مُومن انسان ہونے کی حیثیت مین ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ سے نیکی کرین اور اُس کے اقبال کے لیئے دُعا کرین نہ کہ اس سے لڑین اور خود اس مین خلل ڈالین مگر یہہ اقوال امیر صاحب کے خیال کے مطابق کفر یا اس سے بھی کچھہ بڑھکر تھے جن پر کہ امیر صاحب کو بھڑکایا گیا اور وہان کے علماء نے امیر صاحب کو صلاح دی کہ ایسے شخص کو ضرور سخت سزا دینی چاہیئے۔ یاد رہے کہ مولوی عبد اللطیف صاحب کوئی ایسے ویسے آدمی نہین تھے بلکہ سُنا ہے کہ اوہنون نے موجودہ شاہ کابل کی تخت نشینی کیوقت دستار بندی کی تہی اُن کے ماتحت مُرید پچاس ہزار آدمی تھے اور ایسے وقت مین جبکہ امیر صاحب نے اون کو گرفتار کرنے کا ارادہ کیا تہا۔ افغانستان جیسی جگہ مین کسی فساد کا چھوٹنا کوئی مشکل بات نہ تھی مگر احمدی جماعت کے لوگ جو کہتے ہین اس پر عمل کرتے ہین اور اس لئے صاحبزادہ صاحب نے اون کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور بلا کسی حجت کے اپنے آپ کو امیر صاحب کے سپاہیون کے حوالہ کر دیا۔ اُسوقت وہ خوست مین تھے جو کہ ان کا مسکن تہا اور جہان کہ آپ کی کئی لاکھہ کی جائیداد تہی۔ یہی نہین بلکہ اُن کی جائیداد انگریزی علاقہ مین بہی واقعہ ہے اور اس طرح وہ انگریزی رعایا بہی ہے۔ غرض کہ جب اونکو گرفتار کر کے کابل مین پہنچایا گیا اور امیر صاحب نے خود بلا کر اون کو کہا۔ کہ آپ اس خیال سے توبہ کرین مگر اوہنون نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ فرماتا ہے اور جو اس کا حکم ہے مین اس سے گریز نہ کرون گا۔ نہ تو مسیح موعود کو جھوٹا کہونگا اور نہ جہاد کو جائیز قرار دُون گا۔ اور اس لیئے علماء کے فتوے سے اونکو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا اور جبکہ ایک میدان مین اون کو کہڑا کر کے ارد گرد ان کے ایک کثیر گروہ کہڑا ہو گیا جن مین سنا گیا ہے کہ خود امیر صاحب اور اُن کے بہائی نصر اللہ خان جو امیر صاحب سے بڑھ کر اس کام مین حصّہ لینا چاہتے تہے اور دیگر علماء و عمائدین شامل تہے اس وقت پہر اون کو موقعہ دیا گیا۔ مگر اوہنون نے جواب دیا کہ نہ مین خدا کے مامور کا انکار کر سکتا ہون اور نہ جہاد کو جائیز قرار دے سکتا ہون اور حق کا انکار نہیں کر سکتا اس کے بعد پہلا پتھر امیر صاحب یا بڑے قاضی صاحب نے چلایا اور بعد ازان تمام طرف سے پتھر برسنے شروع ہو گئے یہان تک کہ ایک ڈھیر پتھرون کا جمع ہو گیا اور اس طرح صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب گورنمنٹ انگریزی کی وفاداری مین سخت بے دردی سے شہید ہوئے اور یہی نہین بلکہ اس سے پہلے ان کا ایک شاگرد عبد الرحمٰن صاحب بھی اس لئے قتل کیا گیا تہا کہ وہ کیون جہاد کا منکر تہا **مین اس کا الزام امیر صاحب پر نہین دیتا بلکہ علماء کا قصور تھا**۔ مگر امیر صاحب بھی اس سے بچ نہین سکتے کیونکہ اون کو خدا نے کل افغانستان کا حکمران مقرر کر کے وہان کے کل باشندون کی جانین اُن کے ہاتھ مین دیدی ہین۔ پس کیا اون کا فرض نہ تہا کہ وہ خدا کی امانت مین خیانت نہ کرتے۔ ناظرین آپ غور کرین کہ ان کا شہید ہونا کس قدر دردناک واقعہ ہے۔ موت تو سب کو آتی ہے۔ مگر اس قسم کی موت کہ زندہ آدمی پر پتھرون کی بوچھاڑ کی جاوے۔ اور اس کو باندھ دیا جاوے تا کہ وہ ہل نہ سکے اور اسی طرح وہ ایک کافی وقت مین سسک سسک کر مر جائے اور پہر اس کی لاش کو دفن بہی نہ کرنے دیا جاوے کیا امیر صاحب کو گائے کی قربانی پر افسوس اور غصہ ظاہر کرنے سے بہتر نہ تہا کہ ایک غریب مزاج انسان کی قربانی پر افسوس ظاہر کرتے۔ مگر نہین انہون نے اس پر بس نہین کیا بلکہ صاحبزادہ صاحب کے بیوی بچون کو قید کر کے وہ رہی سہی تسلیت بھی کمال کو

پہنچا دی۔ جو شاید ان کے سنگسار کرنے مین باقی رہ گئی تھی ہم ان کے اس دینی والے معاملہ پر نکتہ چینی نہین کرتے مگر چاہتے ہین کہ گائے کے برابر ہی ایک معزز اور غریب مزاج انسان کا خیال کیا جاتا۔ جو کہ راستی پر تھا اور پھر ان کی دوستدار ہمسایہ طاقت کو ایک آفت سے بچانے کے لئے اور آئے دن کی تکلیفون سے مخلصی دلانے کی کوشش کرتا تھا۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود کے ہر ایک خادم کا فرض ہے۔ کہ وہ لوگون کے جہاد کے غلط مسئلہ سے باز رکھے اور جس کا اثر سرحد پر ظاہر بھی ہوا ہے۔ جس کا پاینیر کا ایک پچھلا آرٹیکل مظہر ہے۔ جس مین کہ کوئی محمد افضل صاحب علیگڈہ کے اس بات کو تسلیم کرتے ہین کہ حضرت صاحب کی تحریرین بلا کسی غرض کے جہاد کی ممانعت مین شائع ہوئی ہین اور ان کا اثر پڑا ہے۔ جیسا کہ اونہون نے سرحد کے سفر مین مشاہدہ فرمایا ہے۔ اور وہ گورنمنٹ کو آپ کی مدد کے لئے تحریک کرتے ہین اور ان کا اس سلسلہ سے بھی کوئی تعلق نہین۔ غرض کہ اس نظارہ کو دیکھ کر مرحوم کے کئی شاگرد اور دوسرے احمدی اس خوف سے وہان سے ہجرت کر کے یہان گورنمنٹ انگریزی کے علاقہ مین چلے آتے ہین کہ ایسا نہ ہو۔ ہمارا بھی وہی انجام ہو۔ ہم ایک اور بات کہدینا بھی ضروری سمجھتے ہین کہ ہم مان لیتے ہین۔ کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے امیر صاحب کی مملکت مین ان کے عقیدہ کے برخلاف جہاد کی ممانعت کے متعلق وعظ وغیرہ کہنے مین غلطی ہی کی سہی لیکن کیا اس کی سزا قتل ہو سکتی تھی۔ اے شاہ کابل ہم آپ سے درخواست کرتے ہین کہ کاش آپ ایک گائے کے برابر ہی ایک انسان کا لحاظ کرین۔ والسّلام

محمود احمد۔

بدر بک ڈپو کیطرف احباب کی خاص توجہ درکار ہے

ہم نے تمام احمدی بھائیون کے لئے عموماً اور بدر کے خریدارون کے لئے خصوصاً بدر کے ساتھ ایک سلسلہ کتب کا بھی رکھا تھا تاکہ دار الامان سے اگر انہین کسی کتاب کے منگوانے کی ضرورت ہو تو بہ آسانی و بہ کفایت منگوا سکین۔ چونکہ اخبار کی قیمت کا حساب بھی رہتا ہے اس لئے کتابین منگوانے مین زیادہ سہولت بھی اور ہے۔ اس بک ڈپو کا انتظام اب اعلیٰ پیمانے پر کرنے کا مصمم ارادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم چاہتے ہین کہ حضرت اقدس کی وہ کتابین جن کا پہلا ایڈیشن ختم ہو چکا اور اب نہین ملتین۔ پھر از سر نو طبع کرین چنانچہ براہین احمدیہ نہایت عمدہ کاغذ پر بڑی خوشخط چھپوائی جا چکی ہے۔ قیمت ایسی کم رکھی ہے کہ غریب سے غریب بھی شوق ہو۔ تو لے سکتا ہے۔ پھر درثمین چھپوائی جس مین آج تک کی تمام نظمین درج ہین اور قریباً دو سو صفحے صرف چھ آنے کو دئے جاتے ہین اب آئندہ بھی آپ دیکھینگے۔ کہ خدا تعالیٰ کس کس کتاب کے چھاپنے کی توفیق دیتا ہے۔ اس کے علاوہ جو چھپی ہوئی کتابین ہین۔ حضور علیہ السلام کی یا بزرگان ملت کی ان کا بھی کافی ذخیرہ جمع کیا جائے گا اور موجود بھی ہے دوسری تجویز یہ ہے کہ عام علمی و اخلاقی و تاریخی کتب سلف صالحین یا اس زمانے کے علماء و فضلا کی مہیا کی جاوین تاکہ احمدی بھائی اپنی روحانی غذا اپنے اعتبار پر کئی قسم کے نقصان سے بے فکر رہکر حاصل کر سکین اسی سلسلہ مین عام ضرورت کی کتابین رکھی جائینگی یا چھاپی جاوینگی۔ مثلاً دو سو سال کی جنتری عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگی۔ جس سے حساب مین بہت کچھ سہولت ہو سکتی ہے۔ سوم یہ کہ ایسی کتابین اور رسالے بزرگان ملت کی اصلاح سے تصنیف و تالیف کی جاوین جن کی آج کل سلسلہ مین ضرورت ہو وہ مخالف کتابین جن کے جواب تا حال شائع نہین ہوئے ان کے جواب بھی چھاپے جائینگے۔ چنانچہ بعض کتابون کے جواب ابھی سے تیار ہین۔ شہادت القرآن مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا مختصر جواب لکھا ہوا موجود ہے ایسا ہی الہامات مرزا مولوی ثناء اللہ امرتسری کا احباب اپنی اپنی درخواستین بھیجدین۔ تاکہ اس کے مطابق تعداد مین چھپوائی جا سکین۔ جو حضرات زبانی و تحریری طور سے ایسے جوابون کی طرف توجہ دلاتے رہتے ہین وہ خاص توجہ فرما کر درخواستین بھجوا دین۔ اس کے ماسوا سلسلہ کو جیسی کتابون کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ اس سے ہمین اطلاع دیجائے۔ تاکہ ہم ایسی کتابین مہیا کر لین۔ اُمید ہے کہ ہمارے پیارے بھائی اس بک ڈپو کی امداد کے لئے پوری توجہ سے کام لینگے اور ہمارا توکل تو اللہ پر ہے۔ اور وہ ہمارے ارادون مین برکت دے اور اپنی رحمانیت سے ایسے اسباب مہیا کر دے۔ جس سے یہ تجویزین قوہ سے فعل مین آئین اور اپنی صفت رحیمیت سے ہماری مساعی کو مشکور کرے تا اعلاء کلمۃ اللہ کے خدام کہلانے کا شرف حاصل ہو۔ وماتوفیقی الّا باللّٰہ

ناظم بدر بک ڈپو

غزل از نتائج افکار خاکسار فخر الدین ملتانی

طالب علم مدرسہ تعلیم الاسلام المتشاور من الاکبر النجیب آبادی

شکرِ خدا ادا ہو طاقت کہان زبان مین
لے آئی اس کی رحمت عاجز کو قادیان مین

دار الامان مین رہ کر جو نعمتین ہین حاصل
ان کی مثال بھی اب ملتی نہین جہان مین

وہ دردِ دل عطا کر یارب میری فغان مین
ہو جائے شور برپا سب اہل آسمان مین

جو التجا کرون مین تجھ سے وہی ہو پوری
دے دے اثر تو ایسا یارب میری زبان مین

کہدو عدو کو آئے کچھ حوصلہ اگر ہے
دکھلائے اپنے جوہر آکر وہ قادیان مین

آتا نہین مقابل کوئی بھی اس جری کے
میرے امام کی اب وہ دھاک ہے جہان مین

ہو شوق جس کو آئے دار الامان مین دیکھے
جوش بہار ہے اب اس اپنے گلستان مین

وہ نورِ دین کہ جس کے مدّاح خود ہین مہدی
مجھ سے ثنا ہو اس کی طاقت نہین زبان مین

احسن کی خوبیان سب مجھ سے ادا ہون کیسے
ایسی زبان نہین ہے وسعت نہین بیان مین

اے فخر شاعری پہ ہے فخر مجھ کو اپنی
مدّاح جس کا ہو نہین مہدی ہے وہ جہان مین

اعلان۔ ایک احمدی لڑکا مسمی محمد فضل قادر عمر ۱۲ سال مدرسہ دنیا نگر سے بوجہ کمزوری تعلیم مفرور ہو گیا ہے اگر کسی صاحب کو ملے۔ اور وہ پتہ مفصل دے۔ تو اس کا باپ مبلغ دس روپے انعام دینے کو طیار ہے۔ حلیہ یہ ہے، قد درمیانہ گورا رنگ۔ جسم قد سے بھاری۔ دانتون کا پیڑ قدرے اونچا۔

گائے کا پیشاب

عاجز راقم نے برسون سرکاری مدرسہ مین بھی تعلیم پائی ۔ پھر سرکاری مدارس مین برسون ملازمت بھی کی ۔ ظاہر ہے ۔ کہ زمانہ طالب علمی مین اکثر ہم سبق ہندو تھے ۔ اسی طرح جن مدرسون مین بحیثیت مدرس کام کیا اُن مین آٹھہ آٹھہ دس دس دوسرے مدرس بھی تھے اور اکثر ہندو ہی تھے جن سے دوستانہ مراسم برتے جاتے تھے ۔ زمانہ جاہلیت مین سینکڑون ہندون سے ملاقات رہی ۔ اہل ہنود کے مراسم اور عقائد سے بھی مجھہ کو عام مسلمانون سے زیادہ واقفیت ہے ۔ ایک دو نہین بلکہ بیسیوں ہندون کی مذہبی کتابین بھی مین نے مطالعہ کین ۔ مگر عجیب اتفاق ہے ۔ کہ گئوُمتر کے مشہور مسئلہ سے مین ابھی تک ناواقف ہی تھا ۔ اپنے مسلمان بھائیون سے یہ سُنکر کہ اہل ہنود گائے کا پیشاب پیتے ہین ۔ مین یہ کہا کرتا تہا کہ یہ ویسے ہی ہندون کے مخالفون نے مشہور کر دیا ہے ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی آدمی پیشاب پینے پر آمادہ ہو یا خوشی سے پی بھی لے اور پی لے تو قے کرتا کرتا مر نہ جائے مجھہ کو یاد پڑتا ہے کہ شاید ایک مرتبہ مین نے کسی اپنے ملنے والے ہندو سے اس کے متعلق دریافت کیا تہا تو اُس نے یہی کہا تہا کہ "ہم گائے کو پوترہ (پاک) جانتے اور اسی وجہ سے اس کے پیشاب کو زیادہ پلید نہین سمجھتے ہین ۔ مگر پیشاب کے پینے کی بات بالکل غلط ہے ۔ اوس روز سے مجھہ کو ایسا یقین ہوگیا تہا کہ اس گئوُمتر پینے کی بات کو بالکل لغو اور کذب سمجھتا تہا مگر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھیے ۔ مین ۷ ، ا دسمبر دس بجے صبح کی گاڑی مین مقام اسٹیشن لکسر جنکشن سے سوار ہوکر براہ سہارنپور بہ ارادہ دارالامان امرتسر کی جانب روانہ ہوا اور رات کے دو تین بجے امرتسر کے اسٹیشن پر پہونچا ۔ اس سفر مین یہ عجیب اتفاق پیش آیا کہ شروع ہی سے ایک شخص گاڑی کے کمرہ مین سوار تہا جس کو بخار اور اس کی وجہ سے تکلیف زیادہ تہی ۔ مین نے انسانی ہمدردی کے شایان سمجھہ کر اس کو چند مناسب مشورے بتلائے اور یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مین طبیب ہون ۔ دوسرے شخصون نے یہ سُنکر اپنے اپنے لئے نسخے لکھانے اور حالات بیان کرنے شروع کئے ۔ بہت سے اشخاص ایک دو اسٹیشن کے بعد اتر جاتے تھے مگر نئے سوار ہونے والون کو سلسلہ وار خبر ہو جاتی تہی ۔ اور اس طرح امرتسر تک مجھہ کو نبض دیکھنے مریضون کے حالات سننے دوائیان بتانے اور نسخے لکھنے سے فرصت نہ ملی ۔ مغرب کے وقت کسی اسٹیشن سے ایک ہندو سوار ہوئے جن کا نام شب چرن تہا اور جو فیض آباد کے رہنے والے تھے لاہور کو جارہے تھے اونہون نے نہایت منت سماجت سے مجھہ کو اپنے ضعف معدہ کے حالات سنانے کے لئے متوجہ کیا اور جو جو علاج دوسرے طبیبون نے کئے تھے اونکو بھی حتے المقدور تفصیل و ترتیب سے بیان کیا ۔ اسی مین یہ بھی کہا کہ "مین نے یہ سمجھہ کر کہ ہر مرض کی دوا گئوُمتر ہے بہت دنون تک گئوُمتر دو وقتہ پیا مگر اُس سے بھی افاقہ نہ ہوا" مین شب چرن کی زبان سے یہ سنکر حیران رہ گیا ۔ مگر شب چرن گائے کا پیشاب پینے کو ایسی معمولی بات سمجھتے تھے کہ وہ میرے چہرہ سے میری حیرانی کو مطلق نہ سمجھہ سکے ۔ پھر مجھہ کو یہ بھی معلوم ہوا کہ عام اہل ہنود اکثر موقعون پر واقعی گائے کا پیشاب پیتے ہین ۔ لیکن نیوگ کے مسئلہ کی طرح اپنی زبان سے اس کا اقرار کرتے ہوئے شرماتے ہین افسوس کہ مذاہب باطلہ کی بدولت دنیا مین انسان کیسی کیسی قابل شرم حرکات کے مرتکب ہو رہے ہین مگر چشم بصیرت سے تحقیق کی طرف متوجہ نہین ہوتے ۔ قدیم زمانہ کے ہندی فلاسفرون کی یہ ترکیب تو اچھی تہی کہ اونہون نے ملک ہندوستان کی زراعت کے لئے بیل کو ایک ضروری اور قیمتی جانور سمجھہ کر اس کی نسل بڑہانے کی یہ ترکیب سوچی کہ گائے کی عظمت کو مذہب مین داخل کر دیا اگر بیلون کی عظمت نہ کی جاتی تو ہل کون چلاتا اور جُوئے سے کس کی گردن زخمی ہوتی ؟ اس لئے بیل سے تو کام کاج چلایا اور اس کی اَمان کو مسند عزت پر بٹھایا تاکہ قیمتی بچھڑے جنتی رہے اور دُودھ دہی کی بھی افراط رہے ۔ رہا گوشت ۔ سو بکری ۔ ہرن ۔ چیتل ۔ جہانک کا ہندوستان مین بافراط موجود ہی تہا بلکہ بعض معزز دیویون یعنے بااختیار مستاتون نے تو آدمی کا بھی گوشت بھوجن کیا ہے اور مہابہارت کے زمانہ مین عام طور سے ہندوستان کے بازارون مین گوشت کا فروخت ہونا ثابت ہے ۔ اب مرور ایام سے یہان تک نوبت پہونچی کہ مسماۃ گئوُماتا کے ساتھہ دوسرے جانورون کا گوشت بھی حرام کر لیا گیا ۔ لیکن اس ترک گوشت خوری مین صرف برہمنون بنیون نے ہی حصہ لیا ۔ راجپوت چھتری اور دیگر اقوام آج تک بکرا مچھلی کھاتے ہی ہین خیر یہ سب تو ہوگیا اور اس کا سبب مذہبی ناواقفیت وغیرہ سمجھا ہی جا سکتا ہے ۔ مگر یہ سمجھہ مین نہین آتا ۔ کہ ہندوستان کی ہندو قومین جو خود کو پوتر اور دوسرون کو ملیچھ سمجھنے والی ہین ۔ اس گھنونی بات یعنے پیشاب پینے پر کیسے آمادہ ہوگئین ۔ جس کے تصور سے بھی جی متلاتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library

الراقم

اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی حال وارد قادیان

ثلج والی پیشگوئی کا پورا ہونا

۸۷ ۔ اخویم صاحب مفتی صاحب زاد لطفکم ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ براہ نوازش ذیل کی چند سطور کو اسے اخبار گوہر بار مین درج فرما کر ممنون و مشکور فرماوین ۔

گذشتہ سال مین جسقدر پیشگوئیان حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پوری ہوئی ہین وہ احمدیون پر جو اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہین مخفی نہین ہین ہان اگر پوشیدہ ہین تو ان بدقسمت لوگون پر کہ جو یا تو امام زمان کی بیعت سے ہنوز مشرف نہین ہوئے ہین یا جو دیدہ و دانستہ انکاری ہو جاتے ہین بہرحال جو کچھہ بھی ہو ہم کو تو ہر ایک ایسی پیشگوئی کہ جو پوری ہوتی ہے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہے اس وقت مارننگ پوسٹ مورخہ ۲۶ر جنوری ۱۹۰۶ء میرے سامنے پڑا ہوا ہے اور اس کے لیٹسٹ ٹیلیگرامز کے کالم مین "سخت موسم سرما یورپ مین" سرخی کے نیچے ۲۳ر جنوری ۱۹۰۶ء کا لنڈن کا تار شائع ہوا ہے ۔ جس مین یہ تحریر ہے کہ "مغربی جانب موسم سرما" آ رہا ہے اور برٹین مین سردی نہایت شدت سے بڑہ رہی ہے ۔ آلہ مقیاس الحرارت درجہ صفر پر پہونچگیا ہے اور آسٹریا ہنگری مین صفر سے بھی ۱۵ درجہ اور کم ہوگیا ہے اس سے بہت سی اموات ہو رہی ہین اور براعظم ریلوے نہایت ابتر حالتمین ہین کیونکہ انجن کے پائپ بوجہ ان کے اندر کے پانی کے جم جانے سے پھٹ رہے ہین اور دریائے ڈنیوب اور او ڈلیہ کی ہاربرز بالکل منجمد ہوگئی ہین" یہہ دیکھکر فوراً مجھہ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ الہام جو بدر مورخہ ۱۰ر مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ کے کالم ۲ مین شائع ہوا ہے ۔ یاد آگیا اور وہ یہ ہے ۔ ۵ ر مئی ۱۹۰۶ء الہام "پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن" اب موسم بہار شروع ہے اور ثلج کے دن بھی آئے ہین اللہ تعالے رحم فرماوے کنگسٹن کی زلزلہ کے وجہ سے جو حالت ہے وہ ناگفتہ بہ ہے ابھی لوگ اس تباہی کی خبر سے پورے طور سے واقف بھی نہین ہونے پائے ہین کہ ایک جزیرہ بنام سمالو الیسٹ انڈین آرچیلگو جسمین پندرہ سو آدمی تھے

رسید زر

۷۔ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء عـ ۱۴۲۶۔ مرزا قاسم بیگ صاحب ے/
۷ 〃 〃 〃 عـ ۱۴۲۷ میاں احمد خان صاحب ے/
۷ 〃 〃 〃 عـ ولی احمد صاحب عہ/
۷ 〃 〃 〃 عـ حکیم عبد الرحیم صاحب نابھہ ۱۵/
۷ 〃 〃 〃 عـ ۹۰۵۔ محمد عثمان صاحب صہ/
۷ 〃 〃 〃 عـ ۹۸۳۔ محمد شریف صاحب عہ/
۸ 〃 〃 〃 ۸۵۱۔ نادر خان صاحب عا/
۸ 〃 〃 〃 ۷۰۴۔ خدا بخش صاحب ۱۲/
۸ 〃 〃 〃 عـ ۲۱۷۔ محمد علی خان صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 عـ ۴۴۴ بابو رحمت اللہ صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 ۴۲۔ احمد علی صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 ۲۴۹۔ حمید علی صاحب عا/
۹ 〃 〃 〃 عـ ۳۷۷۔ غلام نبی صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 ۲۲۷۔ منشی رستم علی صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 ۱۳۵۔ محمد سعید صاحب ے/
۹ 〃 〃 〃 عـ ۱۳۹۔ منظر علی صاحب ے/
۱۰ 〃 〃 〃 عـ ۴۴ نواب خان صاحب تحصیلدار ے/
۱۰ 〃 〃 〃 عـ چودہری محمد خان صاحب ے/
۱۰ 〃 〃 〃 عـ نصیر خان صاحب ے/
۱۰ 〃 〃 〃 عـ ۱۱۵۵ مستری فضلدین صاحب عہ/
۱۱ 〃 〃 〃 ۱۳۴۶۔ عبد الرحمان صاحب عا/
۱۱ 〃 〃 〃 عـ عبد الرحیم صاحب ے/
۱۱ 〃 〃 〃 عـ محمد حسین صاحب ے/
۱۱ 〃 〃 〃 عـ ۳۵۵۔ محمد حسین صاحب ے/
۱۱ 〃 〃 〃 ۳۱۱ عبد الرحیم صاحب ے/
۱۱ 〃 〃 〃 عـ ملک عادل شاہ صاحب ے/
۱۱ 〃 〃 〃 عـ ۸۴۵ محمد عبد الرحمن صاحب عا/ ۱۲
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۲۱۔ عبد العزیز صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۳۷۹ عبد البدین امام الدین صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۱۴۲ مردان علی صاحب للعہ/
۱۳ 〃 〃 〃 ۳۶۷ مطیع اللہ خان صاحب عا/ ۸
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۱۵۵ محمد ابراہیم صاحب ے/
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۹۰ شیخ رحمت اللہ صاحب صہ/
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۲۲۰ کریم بخش صاحب عا/ ۸
۱۳ 〃 〃 〃 عـ ۱۸۷ عبد المجید خان صاحب صہ/

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات حیات نور اہلیہ میاں اسماعیل احمدی ساکن بہڈیال (سیالکوٹ)
جلال خان صاحب تلونڈی کہجور والی ضلع گوجرانوالہ
حسین بخش صاحب 〃 〃 〃 〃
بوٹا جٹ ۔ گہٹالیان
سید ولایت شاہ صاحب ۔ ستراہ
حیات محمد صاحب ۔ پسرور ۔ ضلع سیالکوٹ
چودہری غلام محمد صاحب ۔ سیالکوٹ
اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب مرحوم کوٹی ۔ نعمت پورہ بہوپال
چودہری نواب خان صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ
ودہاوا ولد بہاگ وجیوکے ضلع سیالکوٹ
خلیل احمد صاحب دلاور ۔ مونگہیر
بابو محمد شفیع صاحب رسول ۔ ضلع گوجرات
مرغوب احمد صاحب ۔ بنور ۔ ریاست پٹیالہ
حسن بی بی اہلیہ منشی محمد حسن صاحب پٹواری نہر ۔ سید والا ضلع منٹگمری
نذر بیگم دختر 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃
والدہ صاحبہ عزیز بی بی 〃 〃 〃 〃 〃 〃
کرم داد خان صاحب ۔ گوجرات
غلام مرسلین صاحب ۔ پشاور
حسن محمد صاحب ۔ ظفروال
عبد القادر صاحب شملہ
غلام رسول صاحب امرتسر
عبد الخالق صاحب 〃
عبد الحکیم خان صاحب ۔ نجیب آباد
طالب الدین صاحب پٹواری ۔ موضع پتہ دہول ضلع سیالکوٹ
وستار علی صاحب ۔ دوالمیال
محمد امیر علی صاحب ۔ اوگہی ضلع ہزارہ
شیخ محمد نثار احمد صاحب سابق طالب مکان حاجی عبد الغنی
معرفت شیخ محمد مختار احمد صاحب ناظر ۔ پٹیالہ
مستری زمان شاہ صاحب ۔ پنڈی گہیپ
مستری شہاب الدین صاحب ۔ شاہدرہ ضلع لاہور
احمد خان صاحب ولد فضل خان صاحب کامل پور
والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب صدر مدرس مدرسہ انگشتانی
ضلع ورنگل علاقہ نظام
ہیرا ۔ امیر بخش صاحب پسران کرم داد صاحب ۔ اکبر پور ضلع سیالکوٹ

ضروری اطلاع

خط و کتابت کے لئے روپیہ بھیجتے وقت ان چند ہدایتوں کو سب احباب مد نظر رکھیں۔

۱۔ ہر قسم کا روپیہ جس کا تعلق صدر انجمن احمدیہ سے ہے مثلاً مدرسہ یا میگزین یا مقبرہ یا زکوۃ یا مسکین فنڈ یا یتیم فنڈ یا رسالہ تعلیم الاسلام کا روپیہ صرف بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے اور کوپن مین یا الگ خط مین اس کی تفصیل ہونی چاہیئے کہ کس شخص کیطرف سے کس مد کا روپیہ ہے۔ (۲) ہر ایک رقم کی باضابطہ رسید دفتر محاسب سے دیجاویگی اور جس شخص کو رسید دفتر کی نہ پہونچے اُسے خط و کتابت کر کے دریافت کرنا چاہیئے۔ (۳) لنگر خانہ کا روپیہ حضرت اقدس کے نام آنا چاہیئے۔ لیکن جہان اور مدات کا چندہ ساتھہ ہو تو محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجین اور تفصیل ساتھہ دین وہ حضرت اقدس کیخدمت مین پیش کر دینگے۔

(۴) میگزین کے متعلق کل خط و کتابت منیجر یا نائب ناظم میگزین سے کرین اور کسی شخص کے نام پر خط و کتابت نکرین مگر مضامین کے متعلق ایڈیٹر میگزین سے خط و کتابت کرین۔

(۵) مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر یا نائب ناظم مدرسہ تعلیم الاسلام سے اور بورڈنگ ہوس کے متعلق سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کرین۔

(۶) مقبرہ بہشتی کے متعلق کل خط و کتابت نائب ناظم مقبرہ بہشتی سے کرین اور ایسا ہی وصیتین وغیرہ بہی اُسی کے نام بھیجین۔

(۷) چونکہ وقتاً فوقتاً عہدیداران مین تبدیلیاں ہوتی رہتی ہین اس لئے جو احباب قادیان مین خط و کتابت کرتے ہین انکی اپنی سہولت جواب کے جلدی ملنے مین اور کام کرنیوالون کی سہولت اسی مین ہے۔ کہ دستخط کنندہ کے نام پر کبہی خط و کتابت نہ کرین بلکہ صرف عہدہ پر کرین جیساکہ اُوپر ہدایت کی گئی ہے۔ ایک دفتر کا خط دوسرے دفتر مین چلے جانے سے یا کسی خاص آدمی کے نام پر چلانے سے جواب مین عموماً بہت توقف ہو جاتا ہے اور خط کے ضائع ہو جانے کا بہی اندیشہ ہے۔

(۸) جو لوگ دسوان حصہ آمد کا مقبرہ بہشتی کے اقرارنامہ کے رُو سے بھیجین وہ ساری رقم بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کرین اور اُس کی تفصیل کوپن یا الگ خط مین لکھدین اور اس کے مطابق صاحب محاسب اوس کی تقسیم کر دیا کرین گے۔ مگر یہ امر ہمیشہ ملحوظ رہے کہ اس مد کا تمام روپیہ براہ راست محاسب کے نام آوے۔

المعلن ۔ محمد علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے طلب فرماؤ

تمام احمدی بھائیون کی خاص توجہ کے قابل - یہ موقعہ پھر شائد ہی ملے -

نام کتاب و مصنف	مضمون کتاب	قیمت رعایتی
براہین احمدیہ ۔ حضرت مسیح موعود کی پہلی کتب تصنیف بے مثل	یہ وہ لاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجۃ کر دی اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے احمدی غیر احمدی سب کے لئے مفید چونکہ اس مین جو پیشنگوئیان ہین وہ اب پوری ہو رہی ہین اس لئے ہر احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیئے نفیس کاغذ پر خوشخط چھاپی گئی ہے یہ وہی کتاب ہے جو پہلے ۲۵ سے ملتی اور پھر ملتی ہی نہ تھی اب بصرف زر کثیر چھپوائی گئی ہے اگر ہر احمدی کے پاس اس کی ایک ایک جلد نہو تو افسوس ہے - صرف آپ کیلحاظ قیمت مین تخفیف ہے	[illegible]
درثمین " " "	حضرت اقدس کی آجتک کی نظمین اس مین درج ہین اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظمین ہین وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہوسکین گی - اس کے دو سو صفحے ہین یہ رعایت ہمیشہ کے لئے نہین اب موقع ہے	[illegible]
رویائے صالحہ ۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی	ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود باجود کے لئے ضروری ہین -	۴ر
السر المکتوم " " "	قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید	۵ر
شہادت آسمانی حصہ اوّل " "	کلمۂ فضل رحمانی ایک مخالف کی کتاب کا جواب	۷ر
اعجاز احمدی " " "	حضرت مسیح موعود کی تائید مین	ار
سراج الحق حصہ ۱ تا ۵ مصنفہ پیر سراج الحق صاحب	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین امام ابوحنیفہ کے مذہب کے رُو سے	۱۰ر
کامن احمدی " " "	پنجابی نظم	۱ر
نظم مستورات " " "	"	۱ر

فتاوی غیاثیہ تالیف مولانا الشیخ داؤد ابن یوسف مع فتاوی مصنف بحر الرایق ۔ ۶ع
شرح تہذیب الکلام ۔ ۶ع
مشکوۃ الانوار غزالی شرح قولہ اللہ نور السموات والارض ۔ ۴ر
الہدیۃ السعدیہ ۔ مسیح موعود کے بارے مین و مسیح ناصری کی وفات و حیات پر مباحثہ مفسرین و غزالی و ابن العربی و الاشعری ۔ ۵ر ۲ر

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندھر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا وغیرہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین - مین امید کرتا ہون کہ لوگونکو ان سے فایدہ پہنچیگا نور الدین

الخطبۃ ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ ۱؎ میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجھے خود ان کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین بخوشی انکی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ جو صاحب اس تعلق کو پسند کرین گے - وہ خوش ہون گے معاملہ کو بابرکت بنانے کے واسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاوے گی اور پھر فیصلہ ہوگا - خط و کتابت میرے نام ہو - ایڈیٹر

۲؎ میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان - صالح نیک خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین - آپنے میرے ساتھ مطول تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین - آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رئیسانہ ہے قوم ونیس ہے اور قریشیون سے آپ کی رشتہ داریان ہوتی رہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط و کتابت فرماوین - پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اطمینان کر سکتے ہین - اس سے پہلے کوئی بیوی نہین بڑا ہی مبارک ہوگا - وہ خاندان جو اس سلسلۂ اخوت مین پیش قدمی کریگا - انشاء اللہ تعالےٰ

نیاز مند اکمل آف گولیکی ضلع گوجرات پنجاب

ضرورت

۱- مجھے دو ایسے آدمیون کی ضرورت ہے - جو کھیتی کے کام سے واقف ہون - تنخواہ دو روپیہ معہ خوراک یا للعہ روپے خشک دئے جاوین گے اچھے کام پر ترقی ہوسکتی ہے وہ شخص جہان سے آئین گے ان کا کرایہ بھی بشرطیکہ ایک سال رہین برابر دیا جاویگا - احمدی ہون -

۲- مجھے کاشتکارون کی بھی ضرورت ہے ایک سے دس ہل تک کیواسطے مین زمین دیسکتا ہون جو بٹائی یا معاملہ پر حسب خواہش کاشت پر دی جاویگی - مکانات اور آلات کسا وزری کیواسطے لکڑی حسب ضرورت مین دُون گا - زمین قریباً چاہی اور پہلے سے کاشت ہوتی ہے اور ہر ایک جنس یہان پیدا ہوتی ہے رجیت سے پہلے یہان پہونچ جانا چاہیئے - اس سے زائد اگر کوئی قابل دریافت امر ہو - تو بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے احمدی ہون -

حبیب الرحمان از موضع حاجی پور - ڈاکخانہ پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ

[illegible] قادیان مین میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا +